ف۳۷۴ یعنی کسی کے پوشیدہ حال کا ظاہر کرنا، اس میں غیبت بھی آگئی اور چغلخوری بھی عاقل وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے ایک قول یہ بھی ہے کہ بُری بات سے گالی مراد ہے
ف۳۷۵ کہ اُس کو جائز ہے کہ ظالم کے ظلم کا بیان کرے وہ چور یا غاصب کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ اس نے میرا مال چُرایا، غصب کیا۔ شانِ نزول ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا اُنھوں نے اچھی طرح اُس کی میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو اُن کی شکایت کرتا نکلا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں نازل ہوئی ایک شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار سکوت کیا مگر وہ باز نہ آیا تو ایک مرتبہ آپ نے اس کو جواب دیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص مجھ کو بُرا کہتا رہا تو حضور نے کچھ نہ فرمایا میں نے ایک مرتبہ جواب دیا تو حضور اُٹھ گئے فرمایا ایک فرشتہ تمھاری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آگیا اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ
اللہ پسند نہیں کرتا بُری بات کا اعلان کرنا ف۳۷۴ مگر مظلوم سے ف۳۷۵ اور

كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا
اللہ سنتا جانتا ہے اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی

عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ
برائی سے درگزرو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے ف۳۷۶ وہ جو اللہ اور اس کے

بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ
رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں ف۳۷۷ اور

یَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا
کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے ف۳۷۸ اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر

بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا
کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر ف۳۷۹ اور ہم نے کافروں کے لیے

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ
ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان

یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓىٕكَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ
لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا اُنھیں عنقریب اللہ اُن کے ثواب دے گا ف۳۸۰ اور

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۵۲﴾ یَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۸۱ اے محبوب اہل کتاب ف۳۸۲ تم سے سوال کرتے ہیں کہ اُن

كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا
پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو ف۳۸۳ تو وہ موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کرچکے ف۳۸۴ کہ بولے ہمیں اللہ

اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ
کو اعلانیہ دکھادو تو اُنھیں کڑک نے آلیا اُن کے گناہوں پر پھر بچھڑا لے بیٹھے ف۳۸۵

ف۳۷۶ تم اُس کے بندوں سے درگزر کرو وہ تم سے درگزر فرمائیگا حدیث تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔
ف۳۷۷ اس طرح کہ اللہ پر ایمان لائیں اور اُس کے رسُولوں پر نہ لائیں۔
ف۳۷۸ شانِ نزول یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنھوں نے کفر کیا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور اُنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کیا۔
ف۳۷۹ بعض رسُولوں پر ایمان لانا اُنھیں کفر سے نہیں بچاتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے۔
ف۳۸۰ مرتکب کبیرہ بھی اس میں داخل ہے کیونکہ وہ اللہ اور اُس کے سب رسُولوں پر ایمان رکھتا ہے معتزلہ صاحب کبیرہ کے خلود عذاب کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس آیت سے اُن کے اس عقیدہ کا بطلان ثابت ہوا۔
ف۳۸۱ مسئلہ یہ آیت صفات فعلیہ (جیسے کہ مغفرت ورحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ حدوث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) ازل میں غفور و رحیم نہیں تھا پھر ہوگیا اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے۔
ف۳۸۲ براہ سرکشی۔
ف۳۸۳ یکبارگی شانِ نزول یہود میں سے کعب بن اشرف و فنحاص بن عازوراء نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے یکبارگی کتاب لائیے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے یہ سوال اُن کا طلب ہدایت و اتباع کے لیے نہ تھا بلکہ سرکشی و بغاوت سے تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۸۴ یعنی یہ سوال اُن کا کمال جہل سے ہے اور اِس قسم کی جہالتوں میں اُن کے باپ دادا بھی گرفتار تھے اگر سوال طلب رشد کے لیے ہوتا تو پورا کر دیا جاتا۔ مگر وہ تو کسی حال میں ایمان لانے والے نہ تھے ف۳۸۵ اُس کو پوجنے لگے۔

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى

بعد اس کے کہ روشن آیتیں ف۳۸۶ اُن کے پاس آچکیں تو ہم نے یہ معاف فرمادیا ف۳۸۷ اور ہم نے موسیٰ کو روشن

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ

غلبہ دیا ف۳۸۸ پھر ہم نے اُن پر طور کو اونچا کیا اُن سے عہد لینے کو اور اُن سے فرمایا کہ

ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا

دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور ان سے فرمایا کہ ہفتہ میں حد سے نہ بڑھو ف۳۸۹ اور ہم

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ

نے اُن سے گاڑھا عہد لیا ف۳۹۰ تو اُن کی کیسی بدعہدیوں کے سبب ہم نے اُن پر لعنت کی اور اس

اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ

لیے کہ وہ آیاتِ الٰہی کے منکر ہوئے ف۳۹۱ اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف۳۹۲ اور اُن کے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف

طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ

ہیں ف۳۹۳ بلکہ اللہ نے اُن کے کفر کے سبب اُن کے دلوں پر مہر لگادی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور اس لیے

وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ

کہ اُنھوں نے کفر کیا ف۳۹۴ اور مریم پر بڑا بہتان اُٹھایا اور اُن کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح بن مریم

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ

اللہ کے رسول کو شہید کیا ف۳۹۵ اور ہے یہ کہ اُنھوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی

شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ

بلکہ اُن کے لیے اُن کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا ف۳۹۶ اور وہ جو اُس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اُس کی طرف سے

بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ

شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں ف۳۹۷ اُنھیں اُس کی کچھ بھی خبر نہیں ف۳۹۸ مگر یہی گمان کی پیروی ف۳۹۹ اور بیشک اُنھوں نے اُس

اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

کو قتل نہیں کیا ف۴۰۰ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اُٹھالیا ف۴۰۱ اور اللہ غالب حکمت والا ہے کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی

ف۳۸۶ توریت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے صدق پر واضح الدلالۃ تھے اور باوجودیکہ توریت ہم نے یکبارگی ہی نازل کی تھی لیکن "خوئے بدرا بہانہ بسیار" بجائے اطاعت کرنے کے اُنھوں نے خدا کے دیکھنے کا سوال کر دیا۔

ف۳۸۷ جب اُنھوں نے توبہ کی اس میں حضور کے زمانہ کے یہودیوں کے لیے توقع ہے کہ وہ بھی توبہ کریں تو اللہ اُنھیں بھی اپنے فضل سے معاف فرمائے۔

ف۳۸۸ ایسا تسلط عطا فرمایا کہ جب آپ نے بنی اسرائیل کو توبہ کے لیے خود ان کے اپنے قتل کا حکم دیا وہ انکار نہ کر سکے اور اُنھوں نے اطاعت کی۔

ف۳۸۹ یعنی مچھلی کا شکار وغیرہ جو عمل اُس روز تمہارے لیے حلال نہیں نہ کرو سورۂ بقر میں ان تمام احکام کی تفصیلیں گزر چکیں۔

ف۳۹۰ کہ جو اُنھیں حکم دیا گیا ہے وہ کریں اور جس کی ممانعت کی گئی ہے اس سے باز رہیں، پھر اُنہوں نے اس عہد کو توڑا۔

ف۳۹۱ جو انبیاء کے صدق پر دلالت کرتے تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات۔

ف۳۹۲ انبیاء کا قتل کرنا تو ناحق ہے ہی کسی طرح حق ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ اُن کے زعم میں بھی اُنھیں اس کا کوئی استحقاق نہ تھا۔

ف۳۹۳ لہٰذا کوئی پند و وعظ کارگر نہیں ہو سکتا۔

ف۳۹۴ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی۔

ف۳۹۵ یہود نے دعویٰ کیا کہ اُنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اُس کی تصدیق کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرمادی۔

ف۳۹۶ جس کو اُنھوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں باوجودیکہ اُن کا یہ خیال غلط تھا۔

ف۳۹۷ اور یقینی نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ مقتول عیسیٰ ہیں بعض کہتے ہیں کہ چہرہ تو عیسیٰ کا ہے اور جسم عیسیٰ کا نہیں لہٰذا یہ وہ نہیں اسی تردد میں ہیں

ف۳۹۸ جو حقیقت حال ہے۔

ف۳۹۹ اور اٹکلیں دوڑانا۔

ف۴۰۰ ان کا دعوٰئے قتل جھوٹا ہے ف۴۰۱ صحیح و سالم بسوئے آسمان احادیث میں اُس کی تفصیلیں وارد ہیں سورۂ آلِ عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے۔

اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لائے ف۴۰۲ اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا

شَهِيْدًا ۚ ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ

ف۴۰۳ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے ف۴۰۴ سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ اُن

اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخْذِهِمُ

کے لیے حلال تھیں ف۴۰۵ اُن پر حرام فرمادیں اور اس لیے کہ انھوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکا۔ اور اس لیے کہ وہ

الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ

سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ف۴۰۶

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي

اور اُن میں جو کافر ہوئے ہم نے اُن کیلیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ہاں جو اُن میں علم میں پکے

الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

ف۴۰۷ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے محبوب تمہاری طرف

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا ف۴۰۸ اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع

اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰي نُوْحٍ وَّالنَّـبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ

بیشک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

ف۴۰۹ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ

وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَ

اور اُن کے بیٹوں اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ کو وحی کی اور

ف۴۰۲ اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہود و نصارٰی کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انھوں نے کفر کیا تھا اور اُس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ قریب قیامت جب حضرت عیسٰی علیہ السّلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اُس وقت کے تمام اہل کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے اس وقت حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات شریعت محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے اور اُسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصارٰی نے اُن کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں اُن کا ابطال فرمائیں گے دین محمدی کی اشاعت کریں گے اُس وقت یہود و نصارٰی کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گا۔ چوتھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالٰی پر ایمان لے آئیگا لیکن وقت موت کا ایمان مقبول نہیں نافع نہ ہوگا۔

ف۴۰۳ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السّلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے کہ انھوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبان طعن دراز کی اور نصارٰی پر یہ کہ انھوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں اُن کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے۔

ف۴۰۴ نقض عہد وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا۔

ف۴۰۵ جن کا سورۂ انعام کی آیۂ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا میں بیان ہے ف۴۰۶ رشوت وغیرہ حرام طریقوں سے۔

ف۴۰۷ مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے جو علم راسخ اور عقل صافی اور بصیرت کاملہ رکھتے تھے انھوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیقت کو جانا اور سیّد انبیا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ف۴۰۸ پہلے انبیاء پر

ف۴۰۹ شانِ نزول یہود و نصارٰی نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ اُن کے لیے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوّت پر ایمان لائیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اُن پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا بکثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوّت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے اُن کی نبوّت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس و پیش نہ ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خلق کی ہدایت اور اُن کو اللہ تعالٰی کی توحید و معرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریق عبادت کی تعلیم ہے کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بروجہ اتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بآسانی دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمال حماقت ہے۔

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ

ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے ف۴۱۰ فرما چکے اور

رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا

اُن رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا ف۴۱۱ اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا ف۴۱۲ رسول خوشخبری

مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ

دیتے ف۴۱۳ اور ڈر سُناتے ف۴۱۴ کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے

بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ

ف۴۱۵ اور اللہ غالب حکمت والا ہے لیکن اے محبوب اللہ اس کا گواہ

بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى

ہے جو اس نے تمہاری طرف اُتارا وہ اُس نے اپنے علم سے اُتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں اور اللہ

بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کی گواہی کافی وہ جنہوں نے کفر کیا ف۴۱۶ اور اللہ کی راہ سے روکا ف۴۱۷

قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ

بیشک وہ دُور کی گمراہی میں پڑے بیشک جنھوں نے کفر کیا ف۴۱۸ اور حد سے بڑھے ف۴۱۹ اللہ

اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ

ہرگز اُنھیں نہ بخشے گا ف۴۲۰ اور نہ اُنھیں کوئی راہ دکھائے مگر جہنم کا راستہ کہ اُس میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے اے لوگو

النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ

تمہارے پاس یہ رسول ف۴۲۱ حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو

وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

ایمان لاؤ اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ف۴۲۲ تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم

ف۴۱۰ قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں ف۴۱۱ اور اب تک اُن کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی ف۴۱۲ تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادح نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادح نہیں ہو سکتا۔

ف۴۱۳ ثواب کی ایمان لانے والوں کو۔

ف۴۱۴ عذاب کا کفر کرنے والوں کو۔

ف۴۱۵ اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور اُن کا حکم مانتے اور اللہ کے مطیع و فرمانبردار ہوتے اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا۔ جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفت الٰہی بیان شرع و زبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقل محض سے اس منزل تک پہنچنا میسر نہیں ہوتا۔

ف۴۱۶ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرکے۔

ف۴۱۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال کر (یہ حال یہود کا ہے)

ف۴۱۸ اللہ کے ساتھ۔

ف۴۱۹ کتاب الٰہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کرکے۔

ف۴۲۰ جب تک وہ کفر پر قائم رہیں یا کفر پر مریں۔

ف۴۲۱ سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۴۲۲ اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں اُن کا کچھ ضرر نہیں اور اللہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے۔

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا

وحکمت والا ہے اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو ف۴۲۳ اور اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نہ کہو مگر سچ ف۴۲۴ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ف۴۲۵ اللہ کا رسول ہی ہے

وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ قف وَ لَا

اور اُس کا ایک کلمہ ف۴۲۶ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اُس کے یہاں کی ایک رُوح تو اللہ اور اُس کے رسُولوں

تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ

پر ایمان لاؤ ف۴۲۷ اور تین نہ کہو ف۴۲۸ باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے ف۴۲۹ پاکی اُسے اس

اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى

سے کہ اُس کے کوئی بچّہ ہو اُسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۴۳۰ اور

بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿١٧١﴾ ع لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ

اللہ کافی کارساز مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا ف۴۳۱ اور نہ

وَ لَا الْمَلٰٓىٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَ مَنْ یَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ

مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبّر کرے

یَسْتَكْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا ف۴۳۲ تو وہ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ یَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ

اچھے کام کیے اُن کی مزدوری اُنھیں بھرپور دے کر اپنے فضل سے اُنھیں اور زیادہ

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَ اسْتَكْبَرُوْا فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ۬ وَّ لَا

دیگا اور وہ جنہوں نے ف۴۳۳ نفرت اور تکبّر کیا تھا اُنھیں دردناک سزا دیگا اور اللہ

یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿١٧٣﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ

کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار اے لوگو

ف۴۲۳ شانِ نزول یہ آیت نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہوگئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جداگانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا نسطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے، مرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا بعض تین اقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ بیٹا روح القدس باپ سے ذات بیٹے سے عیسٰی رُوح القدس سے اُن میں حلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے تو اُن کے نزدیک الٰہ تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے چکر میں گرفتار تھے، بعض کہتے تھے کہ عیسٰی ناسوتیت اور الوہیت کے جامع ہیں ماں کی طرف سے ان میں ناسوتیت آئی اور باپ کی طرف سے الوہیت آئی تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا یہ فرقہ بندی نصارٰی میں ایک یہودی نے پیدا کی جس کا نام بولص تھا اور اس نے اُنھیں گمراہ کرنے کے لیے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی اس آیت میں اہلِ کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں افراط و تفریط سے باز رہیں خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور اُن کی تنقیص بھی نہ کریں۔

ف۴۲۴ اللہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول و اتحاد کے عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقادِ حق پر رہو کہ۔

ف۴۲۵ ہے اور اس محترم کے لیے اس کے سوا کوئی نسب نہیں۔

ف۴۲۶ کہ کُن فرمایا اور وہ بغیر باپ اور بغیر نطفہ کے محض امرِ الٰہی سے پیدا ہوگئے۔

ف۴۲۷ اور تصدیق کرو کہ اللہ واحد ہے بیٹے اور اولاد سے پاک ہے اور اُس کے رسُولوں کی تصدیق کرو اور اس کی کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسُولوں میں سے ہیں۔

ف۴۲۸ جیسا کہ نصارٰی کا عقیدہ ہے کہ وہ کفرِ محض ہے۔

ف۴۲۹ کوئی اس کا شریک نہیں۔

ف۴۳۰ اور وہ سب کا مالک ہے اور جو مالک ہو وہ باپ نہیں ہوسکتا۔

ف۴۳۱ شانِ نزول نصارٰی نجران کا ایک وفد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے حضور سے کہا کہ آپ حضرت عیسٰی کو عیب لگاتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لیے یہ عار کی بات نہیں اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

ف۴۳۲ یعنی آخرت میں اس تکبّر کی سزا دے گا ف۴۳۳ عبادتِ الٰہی بجالانے سے۔

وقف لازم

ع ٢٣ ٩ ٣

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ﴿۱۷۴﴾

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی ف۴۳۴ اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا ف۴۳۵

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۱۷۵﴾ؕ

تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور اُس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ اُنھیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا ف۴۳۶ اور انھیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا

یَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۷۶﴾

اے محبوب تم سے فتوےٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمھیں کلالہ ف۴۳۷ میں فتوےٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے ف۴۳۸ اور اُس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اُس کی بہن کا آدھا ہے ف۴۳۹ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو ف۴۴۰ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں اُن کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ مائدہ مدنی ہے اور اس میں ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ۬ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ

اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو ف۲ تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو ف۳ لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو ف۴

ف۴۳۴ دلیل واضح سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے جن کے صدق پر اُن کے معجزے شاہد ہیں اور منکرین کی عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں ف۴۳۵ یعنی قرآن پاک ف۴۳۶ اور جنت و درجات عالیہ عطا فرمائے گا ف۴۳۷ کلالہ اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد ف۴۳۸ شانِ نزول حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لیے تشریف لائے حضرت جابر بیہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آب وضو اُن پر ڈالا اُنھیں افاقہ ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم) ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ بزرگوں کا آب وضو تبرک ہے اور اس کو حصول شفا کے لیے استعمال کرنا سُنّت ہے۔

مسئلہ مریضوں کی عیادت سُنّت ہے مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علومِ غیب عطا فرمائے ہیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔

ف۴۳۹ اگر وہ بہن سگی یا باپ شریک ہو۔

ف۴۴۰ یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی رہا تو وہ بھائی اس کے کل مال کا وارث ہوگا۔

ف۱ سورہ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سوائے آیت اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ کے کہ یہ آیت روز عرفہ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اس کو پڑھا اس میں ایک سو بیس [120] آیتیں اور بارہ ہزار چار سو چونسٹھ [12464] حرف ہیں۔

ف۲ عقود کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ابن جریر نے کہا کہ اہل کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اے مومنین اہل کتاب میں نے کتب متقدمہ میں سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لیے ہیں وہ پورے کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مومنین کو ہے انھیں عقود کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لیے گئے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مؤمنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں ف۳ یعنی جن کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لیے حلال کیے گئے ف۴ مسئلہ کہ خشکی کا شکار حالت احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورہ کے آخر میں آئے گا۔

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان ف۵

اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ

اور نہ ادب والے مہینے ف٦ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ ف٧ جن کے گلے میں علامتیں

الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا

آویزاں ف۸ اور نہ اُن کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کرکے آئیں ف٩ اپنے رب کا فضل اور اُس کی خوشی

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ

چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کرسکتے ہو ف١٠ اور تمھیں کسی قوم کی عداوت کہ اُنھوں نے تم کو مسجد حرام سے

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ

روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ اُبھارے ف١١ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور

التَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ

گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ف١٢ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک

اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ

اللہ کا عذاب سخت ہے تم پر حرام ہے ف١٣ مُردار اور خون اور سؤر کا

الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ

گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ

سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنھیں تم ذبح کرلو

عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ

اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے آج تمھارے

يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ

دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی ف١٤ تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں

ف۵ اس کے دین کے معالم معنیٰ یہ ہیں جو چیزیں اللہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو ف٦ ماہ ہائے حج جن میں قتال زمانہ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا ف٧ وہ قربانیاں ف۸ عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے اشجار کی چھالوں وغیرہ سے گلو بند بُن کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور اُن سے تعرض نہ کریں ف٩ حج و عمرہ کرنے کے لیے شانِ نزول شریح بن ہند ایک مشہور شقی تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلقِ خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤں گا اور اُنھیں بھی لاؤں گا یہ کہہ کر چلا گیا حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دے دی تھی کہ قبیلہ ربیع کا ایک شخص آنے والا ہے جو شیطانی زبان بولے گا اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لے کر آیا اور غادر و بدعہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا یہ اسلام لانے والا نہیں چنانچہ اُس نے غدر کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش قربانیاں لیکر بارادۂ حج نکلا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے راہ میں صحابہ نے شریح کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اُس سے واپس لے لیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ جس کی ایسی شان ہو اُس سے تعرض نہ چاہیئے۔

ف١٠ یہ بیان اباحت ہے کہ احرام کے بعد شکار مباح ہو جاتا ہے۔

ف١١ یعنی اہلِ مکہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو روزِ حدیبیہ عمرہ سے روکا اُن کے اس معاندانہ فعل کا انتقام نہ لو

ف١٢ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اُس کا بجالانا بر اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ اور جس کا حکم دیا گیا اُس کو نہ کرنا اثم (گناہ) اور جس سے منع کیا گیا اس کو کرنا عُدوان (زیادتی) کہلاتا ہے۔

ف١٣ آیت اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ میں جو استثنا ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اُس کا بیان ہے اور گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے ایک مُردار یعنی جس جانور کے لیے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور بے ذبح مر جائے دوسرے بہنے والا خون تیسرے سؤر کا گوشت اور اس کے تمام اجزاء چوتھے وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے عقیقے کا بکرا ولیمہ کا جانور یا وہ جانور جن سے اولیاء کی ارواح کو ثواب پہنچانا منظور ہو ان کو غیر وقت ذبح میں اولیا کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح اُن کا فقط اللہ کے نام پر ہو اُس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال و طیب ہیں اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو وہابی جو ذبح کی قید نہیں لگاتے وہ آیت کے معنی میں غلطی کرتے ہیں اور ان کا قول تمام تفاسیر معتبرہ کے خلاف ہے، اور خود آیت ان کے معنی کو بننے نہیں دیتی کیونکہ مَا اُهِلَّ بِهٖ کو اگر وقت ذبح کے ساتھ مقید نہ کریں تو اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ کا استثنا اس کو لاحق ہوگا اور وہ جانور جو غیر وقت ذبح میں غیر خدا کے نام سے موسوم رہا ہو وہ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ سے حلال ہوگا غرض وہابی کو آیت سے سند لانے کی کوئی سبیل نہیں پانچواں گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور چھٹے وہ جانور جو لاٹھی پتھر ڈھیلے گولی چھرے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو ساتویں جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں آٹھویں وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اس کے صدمے سے مر گیا ہو نویں وہ جسے کسی درندے نے تھوڑا سا کھایا ہو اور وہ اُس کے زخم کی تکلیف سے مر گیا ہو لیکن اگر یہ جانور مر نہ گئے ہوں اور بعد ایسے واقعات کے زندہ بچ رہے ہوں پھر تم انھیں باقاعدہ ذبح کرلو تو وہ حلال ہیں دسویں وہ جو کسی تھان پر عبادۃً ذبح کیا گیا ہو جیسے کہ اہل جاہلیت نے کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ پتھر نصب کیے تھے جن کی وہ عبادت کرتے اور اُن کے لیے ذبح کرتے تھے اور اُس ذبح سے اُن کی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے گیارہویں حصہ اور حکم معلوم کرنے کے لیے پانسہ ڈالنا زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام درپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اُس کے مطابق عمل کرتے اور اُس کو حکمِ الٰہی جانتے ان سب کی ممانعت فرمائی گئی ف١٤ یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعد عصر نازل ہوئی معنیٰ یہ ہیں کہ کفار تمھارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہوگئے

ف۱۵ اور امورِ تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیئے اسی لیے اس آیت کے نزول کے بعد بیانِ حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے، بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں نے تمھیں دشمن سے امن دی ایک قول یہ ہے کہ دین کا اکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہیگا شانِ نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اُس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نزول کو عید مناتے

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ
نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا ف۱۵ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ف۱۶ اور تمھارے

الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ
لیے اسلام کو دین پسند کیا ف۱۷ تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے

لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ③ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ
ف۱۸ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لیے کیا حلال ہوا

قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ
تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمھارے لیے پاک چیزیں ف۱۹ اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے ف۲۰ انھیں شکار پر

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ عَلَیْكُمْ
دوڑاتے جو علم تمھیں خدا نے دیا اس سے انھیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمھارے لیے رہنے

وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ④
دیں ف۲۱ اور اُس پر اللہ کا نام لو ف۲۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
آج تمھارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا ف۲۳ تمھارے

حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ
لیے حلال ہے اور تمھارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان ف۲۴

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ
اور پارسا عورتیں اُن میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْۤ
اُنھیں اُن کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے ف۲۵ نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے

اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِی
ف۲۶ اور جو مسلمان سے کافر ہو اُس کا کیا دھرا سب اکارت گیا اور وہ

فرمایا کون آیت اُس نے یہی آیت اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ پڑھی آپ نے فرمایا میں اُس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لیے وہ دن عید ہے ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظم نعم الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے۔ ف۱۶ مکہ مکرمہ فتح فرما کر ف۱۷ کہ اس کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں ف۱۸ معنی یہ ہیں کہ اوپر حرام چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے لیکن جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے اس وقت جان بچانے کے لیے قدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اس طرح کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔ ف۱۹ جن کی حرمت قرآن و حدیث اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ طیبات وہ چیزیں ہیں جن کو عرب اور سلیم الطبع لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت پر دلیل نہ ہونا بھی اس کی حلت کیلئے کافی ہے شانِ نزول یہ آیت عدی بن حاتم اور زید بن مہلہل کے حق میں نازل ہوئی جن کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید الخیر رکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں تو کیا ہمارے لیے حلال ہے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۲۰ خواہ وہ درندوں میں سے ہوں مثل کتے اور چیتے کے یا شکاری پرندوں میں سے مثل شکرے باز شاہین وغیرہ کے جب انھیں اس طرح سدھا لیا جائے کہ جو شکار کریں اُس میں سے نہ کھائیں اور جب شکاری اُن کو چھوڑے تب شکار پر جائیں جب بلائے واپس آ جائیں ایسے شکاری جانوروں کو معلَّم کہتے ہیں۔ ف۲۱ اور خود اس میں سے نہ کھائیں ف۲۲ آیت سے جو مستفاد ہوتا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے کتا یا شکرہ وغیرہ کوئی شکاری جانور شکار پر چھوڑا تو اس کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے (۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو (۳) شکاری جانور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھوڑا گیا ہو (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اُس کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا مثلاً اگر شکاری جانور معلّم (سکھایا ہوا) نہ ہو یا اُس نے زخم نہ کیا ہو یا شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا ہو یا شکار زندہ پہنچا ہو اور اُس کو ذبح نہ کیا ہو یا معلَّم کے ساتھ غیر معلَّم شکار میں شریک ہو گیا ہو یا ایسا شکاری جانور شریک ہو گیا ہو جس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا گیا ہو یا وہ شکاری جانور مجوسی کافر کا ہو ان سب صورتوں میں وہ شکار حرام ہے مسئلہ تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیر مارا اور اُس سے شکار مجروح ہو کر مر گیا تو حلال ہے اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اُس کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اُس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے ف۲۳ یعنی اُن کے ذبیحے مسئلہ مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ ف۲۴ نکاح کرنے میں عورت کی پارسائی کا لحاظ مستحب ہے لیکن صحت نکاح کے لیے

شرط نہیں ف۲۵ نکاح کرکے ف۲۶ ناجائز طریقہ پرستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا مراد ہے ف۲۷ کیونکہ ارتداد سے تمام عمل اکارت ہوجاتے ہیں ف۲۸ اور تم بے وضو ہو تو
تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو کے یہ چار ہیں جو آگے بیان کیے جاتے ہیں فائدہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہر نماز کے لیے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بھی
بہت سی نمازیں فرائض و نوافل درست ہیں، مگر ہر نماز کیلئے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت و ثواب کا موجب ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لیے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جب تک حدث واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا۔

الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۠ ۵ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى
آخرت میں زیاں کار ہے ف۲۷ اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو

الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا
ف۲۸ تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ ف۲۹ اور سروں کا

بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ
مسح کرو ف۳۰ اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ ف۳۱ اور اگر تمھیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب

وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ
ستھرے ہو لو ف۳۲ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت

الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا
سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی

طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ
سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر

لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ
کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمھیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم

نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۶ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ
پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر

وَ مِیْثَاقَهُ الَّذِیْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا٘
ف۳۳ اور وہ عہد جو اُس نے تم سے لیا ف۳۴ جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا ف۳۵

وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۷ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے اے ایمان والو

اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ٘ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ
اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ف۳۶ اور تم کو کسی قوم کی عداوت

ف۲۹ کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور اسی پر ہیں۔

ف۳۰ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیث مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے۔

ف۳۱ یہ وضو کا چوتھا فرض ہے حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ بقسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا۔

ف۳۲ مسئلہ جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفق و شہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتٰی کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال حشفہ سے فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہوجاتا ہے۔

مسئلہ حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے۔ حیض کا مسئلہ سورۂ بقر میں گزر گیا اور نفاس کا موجب غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ تیمم کا بیان سورۂ نساء میں گزر چکا۔

ف۳۳ کہ تمھیں مسلمان کیا۔

ف۳۴ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے وقت شب عقبہ اور بیعت رضوان میں۔

ف۳۵ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہر حال میں۔

ف۳۶ اس طرح کہ قرابت و عداوت کا کوئی اثر تمھیں عدل سے نہ ہٹا سکے۔

شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ

اس پر نہ اُبھارے کہ انصاف نہ کرو انصاف کرو وہ پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَعَدَ اللّٰهُ

اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ایمان والے نیکوکاروں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ

سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب

عَظِيْمٌ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

ہے اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخ والے

الْجَحِيْمِ ۝۱۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

ہیں ف۳۷ اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم

اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ

نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں تو اُس نے اُن کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے ف۳۸

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ ع وَلَقَدْ اَخَذَ

اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیے اور بیشک اللہ نے

اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ

بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۳۹ اور ہم نے اُن میں بارہ سردار قائم کیے ف۴۰

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ

اور اللہ نے فرمایا بے شک میں ف۴۱ تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو ف۴۲

لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

بیشک میں تمہارے گناہ اُتار دوں گا اور ضرور تمھیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے

ف۳۷ یہ آیت نص قاطع ہے اس پر کہ خلود نار سوائے کفار کے اور کسی کے لیئے نہیں (خازن)

ف۳۸ شانِ نزول ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منزل میں قیام فرمایا اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی ایک اعرابی موقع پا کر آیا اور چھپ کر اس نے تلوار لی اور تلوار کھینچ کر حضورؐ سے کہنے لگا اے محمد تمھیں مجھ سے کون بچائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ یہ فرمانا تھا۔ حضرت جبریل نے اُس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون بچائے گا کہنے لگا کوئی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں (تفسیر ابو السعود)

ف۳۹ کہ اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے توریت کے احکام کا اتباع کریں گے۔

ع ۶ ۲

ف۴۰ ہر سبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے اور حکم پر چلیں گے۔

ف۴۱ مدد و نصرت سے۔

ف۴۲ یعنی اُس کی راہ میں خرچ کرو۔

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
نہریں رواں پھر اُس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا

السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ
ف۴۳ تو اُن کی کیسی بدعہدیوں ف۴۴ پر ہم نے اُنھیں لعنت کی اور اُن کے دل سخت کر دیے

قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا
اللہ کی باتوں کو ف۴۵ اُن کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ اُن نصیحتوں

ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ
کا جو اُنھیں دی گئیں ف۴۶ اور تم ہمیشہ اُن کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہو گے ف۴۷ سوا تھوڑوں کے ف۴۸

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ
تو اُنھیں معاف کر دو اور اُن سے درگزرو ف۴۹ بیشک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنھوں

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا
نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا ف۵۰ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں

ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ
کا جو اُنھیں دی گئیں ف۵۱ تو ہم نے اُن کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا

الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ
ف۵۲ اور عنقریب اللہ اُنھیں بتا دے گا جو کچھ کرتے تھے ف۵۳ اے کتاب

الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ
والو ف۵۴ بے شک تمھارے پاس ہمارے یہ رسول ف۵۵ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی

تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ
وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ف۵۶ اور بہت سی معاف فرماتے ہیں ف۵۷ بیشک تمھارے پاس

اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ
اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ف۵۸ اور روشن کتاب ف۵۹ اللہ اُس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا

ف۴۳ واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مُوسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ اُنھیں اور اُن کی قوم کو ارضِ مقدسہ کا وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبّار رہتے تھے تو فرعون کے ہلاک کے بعد حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو حکمِ الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو ارضِ مقدسہ کی طرف لے جائیں میں نے اُس کو تمھارے لیے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں اُن پر جہاد کرو میں تمھاری مدد فرماؤں گا اور اے مُوسیٰ تم اپنی قوم کے ہر ہر سبط میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک اُن میں سے اپنی قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو حضرت مُوسیٰ علیہ السلام سردار منتخب کر کے بنی اسرائیل کو لیکر روانہ ہوئے جو اریحا کے قریب پہنچے تو اُن نقیبوں کو تجسس احوال کے لیے بھیجا وہاں اُنھوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ اور نہایت قوی و توانا صاحب ہیبت و شوکت ہیں یہ اُن سے ہیبت زدہ ہو کر واپس ہوئے اور آکر اُنھوں نے اپنی قوم سے سب حال بیان کیا باوجودیکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے

ف۴۴ کہ اُنھوں نے عہدِ الٰہی کو توڑا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا کتاب کے احکام کی مخالفت کی

ف۴۵ جن میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے اور جو توریت میں بیان کی گئی ہیں۔

ف۴۶ توریت میں کہ سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں اور ان پر ایمان لائیں۔

ف۴۷ کیونکہ دغا و خیانت و نقضِ عہد اور رسُولوں کے ساتھ بدعہدی اُن کی اور اُن کے آباء کی قدیم عادت ہے۔

ف۴۸ جو ایمان لائے۔

ف۴۹ اور جو کچھ اُن سے پہلے سرزد ہوا اُس پر گرفت نہ کرو۔ شانِ نزول بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنیٰ یہ ہیں کہ اُن کی اس عہد شکنی سے درگزر کیجیے جب تک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں۔

ف۵۰ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُولوں پر ایمان لانے کا۔

ف۵۱ انجیل میں اور انھوں نے عہد شکنی کی۔

ف۵۲ قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتابِ الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسُولوں کی نافرمانی کی فرائض ادا نہ کیے حدود کی پروا نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے درمیان عداوت ڈال دی ف۵۳ یعنی روزِ قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے ف۵۴ یہودیو و نصرانیو ف۵۵ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۵۶ جیسے کہ آیت رجم اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور حضور کا اُس کو بیان فرمانا معجزہ ہے ف۵۷ اور اُن کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ اُن پر مؤاخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اُسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو ف۵۸ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دُور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی ف۵۹ یعنی قرآن شریف۔

سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ
سلامتی کے راستے اور اُنھیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور

يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ
اُنھیں سیدھی راہ دکھاتا ہے بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ

اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا
مسیح بن مریم ہی ہے ف۶۰ تم فرمادو پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ

اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى
چاہے کہ ہلاک کر دے مسیحؑ بن مریمؑ اور اُس کی ماں اور تمام زمین والوں

الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
کو ف۶۱ اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور اُن

بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ
کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور

قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ
یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں ف۶۲ تم

فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ
فرمادو پھر تمھیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ف۶۳ بلکہ تم آدمی ہو اُس کی مخلوقات سے جسے چاہے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ
زمین اور اُن کے درمیان کی اور اُسی کی طرف پھرنا ہے اے کتاب والو بیشک تمہارے پاس

جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا
ہمارے یہ رسول ف۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے رسولوں کا آنا مدتوں

ف۶۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نجران کے نصارٰی سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ و ملکانیہ کا یہ مذہب ہے کہ حضرت مسیحؑ کو اللہ بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کے قائل ہیں اور اُن کا اعتقادِ باطل یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے بدنِ عیسٰیؑ میں حلول کیا معاذ اللہ وتعالی اللہ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا اللہ تعالٰی نے اس آیت میں حکم کفر دیا اور اُس کے بعد اُن کے مذہب کا فساد بیان فرمایا۔

ف۶۱ اُس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللہ بتانا کتنا صریح باطل ہے۔

ف۶۲ شانِ نزول سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب آئے اور انھوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے اُس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے اے محمدؐ آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں۔ ہم تو اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اُن کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا۔

ف۶۳ یعنی اس بات کا تو تمھیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے۔ جب ایسا نہیں تو تمھارے دعوے کا کذب و بطلان تمھارے اقرار سے ثابت ہے۔

ف۶۴ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم۔

مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ٘ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌؕ

بند ہوا تھا ف٦٥ کہ کبھی کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا۔ تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿١٩﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ

پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَجَعَلَكُمْ

اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کیے ف٦٦ اور تمھیں بادشاہ کیا ف٦٧ اور تمھیں

مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٠﴾ یٰقَوْمِ

وہ دیا جو آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ف٦٨ اے قوم

ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا

اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمھارے لیے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو

عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا

ف٦٩ کہ نقصان پر پلٹو گے بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے

قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ

زبردست لوگ ہیں اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں

فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ

ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں جائیں دو مرد کہ اللہ سے ڈرنے والوں

الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ

میں سے تھے ف٧٠ اللہ نے انھیں نوازا ف٧١ بولے کہ زبردستی دروازے میں ف٧٢ ان پر داخل

فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا

ہو اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو تمہارا ہی غلبہ ہے ف٧٣ اور اللہ ہی پر بھروسا کرو اگر

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا

تمھیں ایمان ہے بولے ف٧٤ اے موسیٰ ہم تو وہاں ف٧٥ کبھی نہ جائیں گے

ف٦٥ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچ سو انہتر ٥٦٩ برس کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کی منت کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزامِ حجت و قطعِ عذر بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے۔

ف٦٦ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات و ثمرات کا سبب ہے اس سے محافلِ میلاد مبارک کے موجب برکات و ثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔

ف٦٧ یعنی آزاد اور صاحبِ حشم و خدم اور فرعونیوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد اُن کی غلامی سے نجات حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی پانا بڑی نعمت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو کوئی خادم اور عورت اور سواری رکھتا وہ ملک کہلایا جاتا۔

ف٦٨ جیسے کہ دریا میں راہ بنانا دشمن کو غرق کرنا من اور سلویٰ اُتارنا پتھر سے چشمے جاری کرنا ابر کو سائبان بنانا وغیرہ۔

ف٦٩ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان کو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارضِ مقدسہ میں داخل ہو جاؤ اس زمین کو مقدس اس لیے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے وہ باعث برکت ہوتا ہے کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہِ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھیے جہاں تک آپ کی نظر پہنچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذریت کی میراث ہے یہ سرزمین طور اور اس کے گرد و پیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملک شام۔

ف٧٠ کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون جو اُن نقباء میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبابرہ کا حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا تھا۔

ف٧١ ہدایت اور وفاءِ عہد کے ساتھ اُنھوں نے جبابرہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اور اس کا افشا نہ کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ اُنھوں نے افشاء کیا تھا۔

ف٧٢ شہر کے۔

ف٧٣ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہونا تم جبارین کے بڑے بڑے جسموں سے اندیشہ نہ کرو ہم نے انھیں دیکھا ہے اُن کے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور اُنھوں نے چاہا کہ اُن پر سنگباری کریں ف٧٤ بنی اسرائیل ف٧٥ جبارین کے شہر ہیں۔

مَّا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا

جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے اور آپ کا ربّ تم دونوں لڑو ہم یہاں

قَاعِدُونَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ

بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی کہ اے ربّ میرے مجھے اختیار نہیں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو تو ہم

بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ

کو ان بے حکموں سے جُدا رکھ ف۷۶ فرمایا تو وہ زمین اُن پر حرام ہے ف۷۷

أَرْبَعِينَ سَنَةً ۛ يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ

چالیس برس تک بھٹکتے پھریں زمین میں ف۷۸ تو تم ان بے حکموں کا افسوس نہ

الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا

کھاؤ اور انھیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچّی خبر ف۷۹ جب دونوں

قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ

نے ایک ایک نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا قسم

لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾ لَئِن

ہے میں تجھے قتل کردونگا ف۸۰ کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے ف۸۱ بیشک اگر

بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ

تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے

لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَن

قتل کروں ف۸۲ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو مالک سارے جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا

تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ

ف۸۳ اور تیرا گناہ ف۸۴ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے تو تو دوزخی ہو جائے اور بے انصافوں

جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ

کی یہی سزا ہے تو اس کے نفس نے اُسے بھائی کے قتل کا چاؤ دلایا تو اُسے قتل کردیا

ف۷۶ اور ہمیں ان کی صحبت اور قرب سے بچا یا یہ معنی کہ ہمارے اُن کے درمیان فیصلہ فرما۔ ف۷۷ اس میں داخل ہو سکیں گے ف۷۸ وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرے نو فرسنگ تھی اور قوم چھ لاکھ جنگی جو اپنے سامان لیے تمام دن چلتے تھے جب شام ہوتی تو اپنے کو وہیں پاتے جہاں سے چلے تھے یہ ان پر عقوبت تھی سوائے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع و کالب کے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی اور ان کی اعانت کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آگ کو سرد اور سلامتی بنایا اور اتنی بڑی جماعت عظیمہ کا اتنے چھوٹے حصّہ زمین میں چالیس برس آوارہ و حیران پھرنا اور کسی کا وہاں سے نکل نہ سکنا خوارق عادات میں سے ہے جب بنی اسرائیل نے اس جنگل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کھانے پینے وغیرہ ضروریات اور تکالیف کی شکایات کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو آسمانی غذا منّ و سلویٰ عطا فرمایا اور لباس خود ان کے بدن پر پیدا کیا جو جسم کے ساتھ بڑھتا تھا اور ایک سفید پتھر کوہِ طور کا عنایت کیا کہ جب رخت سفر اُتارتے اور کسی وقت ٹھہرتے تو حضرت اس پتھر پر عصا مارتے اس سے بنی اسرائیل کے بارہ اسباط کے لیے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سایہ کرنے کے لیے ایک ابر بھیجا اور تیہ میں جتنے لوگ داخل ہوئے تھے ان میں سے جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے سب وہیں مر گئے سوائے یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا کے اور جن لوگوں نے ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کیا ان میں سے کوئی بھی داخل نہ ہو سکا اور کہا گیا ہے کہ تیہ میں ہی حضرت ہارون و حضرت موسیٰ علیہما السلام کی وفات ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے چالیس برس بعد حضرت یوشع کو نبوت عطا کی گئی اور جبارین پر جہاد کا حکم دیا گیا آپ باقی ماندہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر گئے اور جبارین پر جہاد کیا۔

ف۷۹ جن کا نام ہابیل اور قابیل تھا اس خبر کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی بُرائی معلوم ہو اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے علماء سیر و اخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوّا کے حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا، جب کہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح لیودا سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا اقلیما سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لیے اس کا طلب گار ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہٰذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں کہنے لگا یہ تو آپ کی رائے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا، آپ نے فرمایا تو تم دونوں قربانیاں لاؤ جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اُتر کر اس کو کھا لیا کرتی تھی قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لیے پیش کی آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی اس پر قابیل کے دل میں بہت بغض و حسد پیدا ہوا ف۸۰ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا ہابیل نے کہا کیوں کہنے لگا اس لیے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اقلیما کا مستحق ٹھہرا اس میں میری ذلت ہے ف۸۱ ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے اس میں میرا کیا دخل ہے ف۸۲ اور میری طرف سے ابتدا ہو باوجودیکہ میں تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لیے کہ ف۸۳ یعنی مجھ کو قتل کرنے کا ف۸۴ جو اس سے پہلے تو نے کیا کہ والد کی نافرمانی کی حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا۔

ف۸۵ اور متحیر ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا ف۸۶ مروی ہے کہ دو کوّے آپس میں لڑے ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کوّے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا اس میں مرے ہوئے کوّے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا۔ یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہیے چنانچہ اُس نے زمین کھود کر دفن کر دیا (جلالین مدارک وغیرہ)

فَأَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي
تو رہ گیا نقصان میں ف۸۵ تو اللہ نے ایک کوّا بھیجا زمین

الْأَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ أَخِيْهِ ۚ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى
کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے ف۸۶ بولا ہائے

أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِيْ
خرابی میں اس کوّے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا

فَأَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ
تو پچھتاتا رہ گیا ف۸۷ اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے

إِسْرَآءِيْلَ أَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي
کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد

الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۗ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ
کیے ف۸۸ تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا ف۸۹ اور جس نے ایک جان کو جلا لیا

أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۗ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ
ف۹۰ اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا اور بیشک ان کے ف۹۱ پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں

إِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ إِنَّمَا جَزٰٓؤُا
کے ساتھ آئے ف۹۲ پھر بیشک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ف۹۳ وہ کہ اللہ

الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا
اور اس کے رسول سے لڑتے ف۹۴ اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں

أَنْ يُّقَتَّلُوْٓا أَوْ يُصَلَّبُوْٓا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ
ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سُولی دیے جائیں یا اُن کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری

أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۗ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي
طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دُور کر دیے جائیں یہ دُنیا میں اُن کی رسوائی ہے اور آخرت میں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — معانقة

ف۸۷ اپنی نادانی و پریشانی پر اور یہ ندامت گناہ پر نہ تھی کہ توبہ میں شمار ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اُمّت کے ساتھ خاص ہو (مدارک)

ف۸۸ یعنی خون ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا نہ شرک و کفر یا قطع طریق وغیرہ کسی موجب قتل و فساد کی وجہ سے مارا۔

ف۸۹ کیونکہ اُس نے حق اللہ کی رعایت اور حدود شریعت کا پاس نہ کیا۔

ف۹۰ اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ اسباب ہلاکت سے بچایا۔

ف۹۱ یعنی بنی اسرائیل کے۔

ف۹۲ معجزات باہرات بھی لائے اور احکام و شرائع بھی۔

ف۹۳ کہ کفر و قتل وغیرہ کا ارتکاب کر کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔

ف۹۴ اللہ تعالیٰ سے لڑنا یہی ہے کہ اُس کے اولیاء سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اس آیت میں قطاع طریق یعنی رہزنوں کی سزا کا بیان ہے۔
شانِ نزول ۶ھ میں عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آکر اسلام لائے اور بیمار ہو گئے اُن کے رنگ زرد ہو گئے۔ پیٹ بڑھ گئے حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہو گئے مگر تندرست ہو کر وہ مرتد ہو گئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہو گئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طلب میں حضرت یسار کو بھیجا اُن لوگوں نے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضور کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کیے گئے تو اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی)

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا
اُن کے لیے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ قبول کرلی اس سے پہلے کہ تم ان پر
عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
قابو پاؤ ف٩٥ توجان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو
اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ
اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو ف٩٦ اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر
تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
کہ فلاح پاؤ بیشک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کی
وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ
برابر اور اگر اُن کی ملک ہو کہ اُسے دیکر قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو اُن سے
مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ
نہ لیا جائے گا اور اُن کے لیے دُکھ کا عذاب ہے ف٩٧ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اُس
مَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ
سے نہ نکلیں گے اور اُن کو دوامی سزا ہے اور جو مرد یا عورت چور
فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
ہو ف٩٨ تو اُن کا ہاتھ کاٹو ف٩٩ اُن کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب
حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ
حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر
عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ
رجوع فرمائیگا ف١٠٠ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے لیے ہے آسمانوں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے چاہے اور اللہ

ف٩٥ یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کر لینے سے وہ عذاب آخرت اور قطع طریق (رہزنی) کی حد سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حق العباد ہے یہ باقی رہے گا (احمدی)

ف٩٦ جس کی بدولت تمھیں اُس کا قرب حاصل ہو۔

ف٩٧ یعنی کفار کے لیے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں۔

ف٩٨ اور اُس کی چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (کما فی حدیث ابن مسعود)

ف٩٩ یعنی داہنا اس لیے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرارت میں اَيْمَانُهُمَا آیا ہے۔

مسئلہ پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائیگا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اُس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔

مسئلہ چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہوگیا ہو تو ضمان واجب نہیں (تفسیر احمدی)

ف١٠٠ اور عذاب آخرت سے اس کو نجات دیگا۔

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ

سب کچھ کرسکتا ہے ف۱۰۱ اے رسول تمھیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر پر دوڑتے

یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ

ہیں ف۱۰۲ کچھ وہ جو اپنے مُنہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور اُن کے

تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَ مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ

دل مسلمان نہیں ف۱۰۳ اور کچھ یہودی جھوٹ خوب سنتے ہیں ف۱۰۴ اور لوگوں کی خوب

لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ

سنتے ہیں ف۱۰۵ جو تمھارے پاس حاضر نہ ہوئے اللہ کی باتوں کو اُن کے ٹھکانوں کے بعد بدل

یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ

دیتے ہیں کہتے ہیں یہ حکم تمھیں ملے تو مانو اور یہ نہ ملے تو بچو ف۱۰۶

وَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ اُولٰٓىٕكَ

اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ بنا نہ سکے گا وہ ہیں کہ

الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰهُ اَنْ یُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ ۖۚ

اللہ نے اُن کا دل پاک کرنا نہ چاہا اُنھیں دُنیا میں رُسوائی ہے

وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ

اور انھیں آخرت میں بڑا عذاب بڑے جھوٹ سننے والے بڑے

لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ

حرام خور ف۱۰۷ تو اگر تمھارے حضور حاضر ہوں ف۱۰۸ تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے مُنہ پھیر لو ف۱۰۹

اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ یَّضُرُّوْكَ شَیْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ

اور اگر تم اُن سے مُنہ پھیر لو گے تو وہ تمھارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۱۱۰ اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو

بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ كَیْفَ

انصاف سے فیصلہ کرو بیشک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں اور وہ تم سے

ف۱۰۱ مسئلہ اس سے معلوم ہُوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ کی مشیّت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال اعتراض نہیں اس سے قدریہ و معتزلہ کا ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں ف۱۰۲ اللہ تعالیٰ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ کے خطابِ عزت کے ساتھ مخاطب فرما کر تسکینِ خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب میں آپ کا ناصر و معین ہوں منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی اُن کے اظہارِ کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و موالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں ف۱۰۳ یہ ان کے نفاق کا بیان ہے ف۱۰۴ اپنے سرداروں سے اور ان کے افتراؤں کو قبول کرتے ہیں ف۱۰۵ ماشاء اللہ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس مقام پر بعض مترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انھوں نے لِقَوْمٍ کے لام کو علت کا قرار دیکر آیت کے معنی یہ بیان کیے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جن کے وہ جاسوس ہیں مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظمِ قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں فرماتی بلکہ یہاں لام مِنْ کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں یعنی یہودِ خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آ رہا ہے (تفسیر ابوالسعود و جمل)

ف۱۰۶ شانِ نزول یہودِ خیبر کے شرفاء میں سے ایک بیاہے مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ انھیں گوارا نہ تھا اس لیے انھوں نے چاہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائیں چنانچہ ان دونوں (مجرموں) کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیّبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور حد کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا وہ لوگ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہم وطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائیگا چنانچہ سردارانِ یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عمرو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انھیں لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا حضور نے فرمایا کیا میرا فیصلہ مانو گے انھوں نے اقرار کیا آیتِ رجم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا، حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم فدک کا باشندہ ابن صوریا نامی ہے تم اُس کو جانتے ہو کہنے لگے ہاں فرمایا وہ کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا عالم نہیں توریت کا یکتا ماہر ہے فرمایا اس کو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہُوا تو حضور نے فرمایا تو ابن صوریا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے عرض کیا لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں حضور نے یہود سے فرمایا اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے سب نے اقرار کیا تب حضور نے ابن صوریا سے فرمایا کہ میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا تمھارے لیے دریا میں راہیں بنائیں تمھیں نجات دی فرعونیوں کو غرق کیا تمھارے لیے ابر کو سایہ بان بنایا منّ و سلویٰ نازل فرمایا اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے کیا تمھاری کتاب میں بیاہے مرد و عورت کے لیے سنگسار کرنیکا حُکم ہے ابن صوریا نے عرض کیا بیشک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمایئے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے فرمایا جب چار عادل و معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے ابن صوریا نے عرض کیا بخدا بعینہٖ ایسا ہی توریت میں ہے پھر حضور نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکمِ الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی اس نے عرض کیا ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے اس طرزِ عمل سے شرفاء میں زنا کی بہت کثرت ہو گئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچازاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اُٹھ کھڑی ہوئی اور انھوں نے کہا کہ جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائیگا تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لیے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر اُلٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے یہ سُن کر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے

لگے تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مستحق نہیں ابن صوریا نے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا اس کے بعد حضور کے حکم سے ان دونوں زناکاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)۔ ف۱۰۷ یہ یہود کے حکام کی شان میں ہے جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکام شرع کو بدل دیتے تھے مسئلہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے ف۱۰۸ یعنی اہل کتاب ف۱۰۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخیر فرمایا گیا کہ اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لائیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تخییر آیہ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ سے منسوخ ہوگئی امام احمد نے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ منافات نہیں کیونکہ یہ آیت مفید تخییر ہے اور آیت وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ میں کیفیت حکم کا بیان ہے (خازن ومدارک وغیرہ)

ف۱۱۰ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہے۔

ف۱۱۱ کہ بیاہے مرد اور شوہر دار عورت کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے۔

ف۱۱۲ باوجودیکہ توریت پر ایمان لانے کے مدعی بھی ہیں اور انھیں یہ بھی معلوم ہے کہ توریت میں رجم کا حکم ہے اس کو نہ ماننا اور آپ کی نبوّت کے منکر ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت تعجب کی بات ہے۔

ف۱۱۳ کہ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اس کے درس میں مشغول رہیں تاکہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضائع نہ ہوں (خازن) مسئلہ توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو منسوخ نہ کیے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں (جمل وابو السعود)

ف۱۱۴ اے یہودیو تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اس کے اظہار رہیں۔

ف۱۱۵ یعنی احکام الٰہیہ کی تبدیل بہر صورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور ان کی ناراضی کے اندیشہ سے ہو یا مال وجاہ ورشوت کی طمع سے ف۱۱۶ اس کا منکر ہو کر (کما قالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

ف۱۱۷ اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لیے ہم پر یہ احکام لازم رہیں گے کیونکہ شرائع سابقہ کے جو احکام خدا ورسول کے بیان سے ہم تک پہنچے اور منسوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا

يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ

کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے ف۱۱۱ بایں ہمہ

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ

اُسی سے منہ پھیرتے ہیں ف۱۱۲ اور وہ ایمان لانے والے نہیں بیشک ہم نے توریت اُتاری

فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ

اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی

هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ

اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی ف۱۱۳

اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

اور وہ اس پر گواہ تھے تو ف۱۱۴ لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو ف۱۱۵ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ

ف۱۱۶ وہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا ف۱۱۷ کہ جان

بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ

کے بدلے جان ف۱۱۸ اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے

بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ

بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے ف۱۱۹ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ

بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

کرادے تو وہ اس کا گناہ اُتار دیگا ف۱۲۰ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

ظالم ہیں اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے ان کے نشان قدم پر عیسیٰ بن مریم کو لائے تصدیق

ف۱۱۸ یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اس کی جان مقتول کے بدلے میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلم ہو یا ذمی شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مدارک) ف۱۱۹ یعنی مماثلت ومساوات کی رعایت ضروری ہے ف۱۲۰ یعنی جو قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبال معصیت سے بچنے کے لیے بخوشی اپنے اوپر حکم شرعی جاری کرائے تو قصاص اس کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا (جلالین وجمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ جو صاحب حق قصاص کو معاف کر دے تو یہ معافی اس کے لیے کفارہ ہے (مدارک)، تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قصاص جب ہی واجب ہوں گے جب کہ صاحب حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کر دے تو قصاص ساقط۔

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ

کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی ف۱۲۱ اور ہم نے اسے انجیل عطا کی

فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلے تھی

وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ

اور ہدایت ف۱۲۲ اور نصیحت پرہیزگاروں کو اور چاہیئے کہ انجیل والے حکم کریں

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اس پر جو اللہ نے اس میں اُتارا ف۱۲۳ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کریں تو

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

وہی لوگ فاسق ہیں اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ

اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ف۱۲۴ اور ان پر محافظ و گواہ

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا

تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے ف۱۲۵ اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی

جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ

نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ

ف۱۲۶ اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں

اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

تمہیں آزمائے ف۱۲۷ تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتا دیگا

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

جس بات میں تم جھگڑتے تھے اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اُتارے پر حکم کر

ف۱۲۱ احکام توریت کے بیان کے بعد احکام انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام توریت کے مصدق تھے کہ وہ منزل من اللہ ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے۔

ف۱۲۲ اس آیت میں انجیل کے لیے لفظ ھُدًی دو جگہ ارشاد ہوا پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لیے رہنمائی مراد ہے دوسری جگہ ھُدًی سے سیدِ انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے۔

ف۱۲۳ یعنی سیدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم۔

ف۱۲۴ جو اس سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں

ف۱۲۵ یعنی جب اہلِ کتاب اپنے مقدمات آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں۔

ف۱۲۶ یعنی فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہی ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر اُمت کا خاص ہے۔

ف۱۲۷ اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے کیا تم ان پر یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ ان کا اختلاف مشیت الٰہیہ کے اقتضاء سے حکمت بالغہ اور دنیوی و اخروی مصالح نافعہ پر مبنی ہے یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہو (تفسیر ابو السعود)

ف۱۲۸ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے حکم سے ف۱۲۹ جن میں یہ اعراض بھی ہے ف۱۳۰ دُنیا میں قتل و گرفتاری و جلاوطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا ف۱۳۱ جو سراسر گمراہی اور ظلم اور مخالف احکام الٰہی ہوتا تھا شانِ نزول بنی نضیر اور بنی قریظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قریظہ نے کہا کہ بنی نضیر ہمارے بھائی ہیں ہم وہ ایک جد کی اولاد ہیں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں۔ لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خون بہا میں ہم ستر وسق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی اُن کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خون بہا میں ایک سو چالیس وسق لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرما دیں حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قرظی اور نضیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی و ظلم کا حکم چاہتے ہیں۔

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا

اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری

أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ

طرف اُترا پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۲۸ تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی

يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾

ف۱۲۹ سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے ف۱۳۰ اور بیشک بہت آدمی بے حکم ہیں

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا

تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ف۱۳۱ اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین

لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ

والوں کے لیے اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ

وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ

ف۱۳۲ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۱۳۳ اور تم میں جو کوئی ان سے

فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى

دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے ف۱۳۴ بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا ف۱۳۵ اب تم انہیں

الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ

دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے ف۱۳۶ کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑتے ہیں کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں

أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ

کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ف۱۳۷ تو نزدیک ہے کہ اللہ فتح لائے ف۱۳۸ یا اپنی طرف سے

عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُولُ

کوئی حکم ف۱۳۹ پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ف۱۴۰ پچھتاتے رہ جائیں اور ف۱۴۱ ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ

والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنھوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ وہ تمہارے

وقف لازم ۔ وقف غفران عند البعض ۔ وقف منزل ۔ ع ۷ ۔ ۱۱

ف۱۳۲ مسئلہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو شانِ نزول یہ آیت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت صحابی اور عبداللہ بن ابی ابن سلول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ و رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)

ف۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدٌ (مدارک)

ف۱۳۴ اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے (مدارک و خازن)

ف۱۳۵ جو کافروں سے دوستی کرکے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ تم نے یہ آیت نہیں سنی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ الآیۃ انھوں نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے امیر المومنین نے فرمایا کہ اللہ نے انھیں ذلیل کیا تم انھیں عزت نہ دو اللہ نے انھیں دُور کیا تم انھیں قریب نہ کرو حضرت ابو موسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومت بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے مجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا اس پر حضرت امیر المومنین نے فرمایا نصرانی مر گیا والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مر گیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو یہ آخری بات ہے (خازن) ف۱۳۶ یعنی نفاق ف۱۳۷ جیسا کہ عبداللہ بن ابی منافق نے کہا ف۱۳۸ اور اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مظفر و منصور کرے اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو ان کے دشمن یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بکرمہ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور یہود کے بلاد فتح ہوئے (خازن وغیرہ) ف۱۳۹ جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود سے پاک کرنا اور وہاں ان کا نام و نشان باقی نہ رکھنا یا منافقین کے راز افشا کرکے انھیں رسوا کرنا (خازن و جلالین) ف۱۴۰ یعنی نفاق یا منافقین کا یہ خیال کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے ف۱۴۱ منافقین کا پردہ کھلنے پر۔

لَّمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ساتھ ہیں ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا تو رہ گئے نقصان میں ف۱۴۲ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ

تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ف۱۴۳ تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ

يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ

وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۤىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ

اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ

گے ف۱۴۴ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے تمہارے دوست

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ف۱۴۵ کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے

الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ

ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ف۱۴۶ جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست

اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے اے ایمان والو جنھوں

تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے ف۱۴۷ وہ جو تم سے پہلے کتاب

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَاۤءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

دیئے گئے اور کافر ف۱۴۸ ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ

ایمان رکھتے ہو ف۱۴۹ اور جب تم نماز کے لیے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں ف۱۵۰

ف۱۴۲ کہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت میں عذابِ دائمی کے سزاوار ف۱۴۳ کفار کے ساتھ دوستی و موالات بے دینی و ارتداد کی مستدعی ہے اس کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے ف۱۴۴ یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں اس میں کئی قول ہیں حضرت علی مرتضیٰ و حسن و قتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور ان کے اصحاب ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہونے اور زکوٰۃ سے منکر ہونے والوں پر جہاد کیا عیاض بن غنم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کی نسبت فرمایا کہ یہ اُن کی قوم ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہل یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے سدی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ متصف ہونا صحیح ہے۔

ف۱۴۵ جن کے ساتھ موالات حرام ہے ان کا ذکر فرمانے کے بعد ان کا بیان فرمایا جن کے ساتھ موالات واجب ہے شانِ نزول حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی انھوں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ہماری قوم قریظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ مجالست (ہم نشینی) نہ کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو عبداللہ بن سلام رضؓ نے کہا کہ ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اس کے رسول کے نبی ہونے پر مومنین کے دوست ہونے پر اور حکم آیت کا تمام مومنین کے لیے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب ہیں۔

ف۱۴۶ جملہ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو دوسری یہ کہ حال واقع ہو پہلی وجہ اظہر و اقوی ہے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے (جمل عن السمین) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ يُقِيْمُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع و تواضع نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں (تفسیر ابوالسعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف يُؤْتُوْنَ کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہو کر زکوٰۃ دیتے ہیں (جمل) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقہ دی تھی وہ انگشتری انگشت مبارک میں ڈھیلی تھی بے عمل کثیر کے نکل گئی لیکن امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اس کا بہت شد و مد سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کیے ہیں۔

ف۱۴۷ شانِ نزول رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث دونوں اظہار اسلام کے بعد منافق ہو گئے بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے ف۱۴۸ یعنی بت پرست مشرک جو اہل کتاب سے بھی بدتر ہیں (خازن) ف۱۴۹ کیونکہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں ف۱۵۰ شانِ نزول کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن نماز کے لیے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تمسخر کرتے اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی سدی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ

یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں ف۱۵۱ تم فرماؤ اے کتابیو تمھیں ہمارا کیا بُرا لگا یہی

مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ

نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور اس پر جو پہلے اُترا ف۱۵۲ اور یہ کہ

اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً

تم میں اکثر بے حکم ہیں تم فرماؤ کیا میں بتادوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ

ہیں ف۱۵۳ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کر دیئے بندر

وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ

اور سور ف۱۵۴ اور شیطان کے پوجاری ان کا ٹھکانا زیادہ بُرا ہے ف۱۵۵ اور یہ سیدھی

سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ

راہ سے زیادہ بہکے اور جب تمھارے پاس آئیں ف۱۵۶ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت

هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا یَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِیْرًا

بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں اور اُن ف۱۵۷ میں تم

مِّنْهُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ

بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں ف۱۵۸ بیشک

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ

بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں انھیں کیوں نہیں منع کرتے ان کے پادری اور درویش گناہ کی

قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

بات کہنے اور حرام کھانے سے بیشک بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ف۱۵۹

وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ

اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ف۱۶۰ ان کے ہاتھ باندھے جائیں ف۱۶۱ اور ان پر اس کہنے سے لعنت

وقف لازم

ف۱۵۱ جو ایسے سفیہانہ اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نص قرآنی سے بھی ثابت ہے ف۱۵۲ شانِ نزول یہود کی ایک جماعت نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اس سوال سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ و اسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت عیسیٰؑ و موسیٰؑ کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو نبیوں کو ان کے ربّ کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں جب انھیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوّت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوّت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے جو عیسیٰ کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۵۳ اس برحق دین والوں کو تم محض اپنے عناد و عداوت ہی سے بُرا کہتے ہو اور تم پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور غضب فرمایا اور جو آیت میں مذکور ہے وہ تمھارا حال ہوا تو بدتر درجہ میں تو تم خود ہو کچھ دل میں تو سوچو ف۱۵۴ صورتیں مسخ کر کے ف۱۵۵ اور وہ جہنم ہے

ف۱۵۶ شانِ نزول یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر دی ف۱۵۷ یعنی یہود۔

ف۱۵۸ گناہ ہر معصیت و نافرمانی کو شامل ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ گناہ سے توریت کے مضامین کو چھپانا اور اس میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو محاسن و اوصاف ہیں ان کا مخفی رکھنا اور عدوان یعنی زیادتی سے توریت کے اندر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینا اور حرام خوری سے رشوتیں وغیرہ مراد ہیں (خازن)

ف۱۵۹ کہ لوگوں کو گناہوں اور بُرے کاموں سے نہیں روکتے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے اور جو شخص بُری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بمنزلہ مرتکب گناہ کے ہے۔

ف۱۶۰ یعنی معاذ اللہ وہ بخیل ہے شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود بہت خوشحال اور نہایت دولت مند تھے جب انھوں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و مخالفت کی تو ان کی روزی کم ہو گئی اس وقت فنحاص یہودی نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہے یعنی معاذ اللہ وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے اس کے اس قول پر کسی یہودی نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اسی لیے یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی ف۱۶۱ تنگی اور داد و دہش سے ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہو گئے یا یہ معنیٰ ہیں کہ ان کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح انھیں آتش دوزخ میں ڈالا جائے اور ان کی بیہودہ گوئی اور گستاخی کی سزا ہیں۔

بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ

ہے بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں ف۱۶۲ عطا فرماتا ہے جیسے چاہے ف۱۶۳ اور اے محبوب یہ ف۱۶۴ جو تمہاری

مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ

طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہوگی ف۱۶۵ اور ان میں

وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا

ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بیر ڈال دیا ف۱۶۶ جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اُسے

اللّٰهُ ۙ وَ يَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

بجھا دیتا ہے ف۱۶۷ اور زمین میں فساد کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ

اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ اُتار دیتے اور

لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ

ضرور انھیں چین کے باغوں میں لے جاتے اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور

وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

انجیل ف۱۶۸ اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اُترا ف۱۶۹ تو انھیں رزق ملتا

وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ف۱۷۰ ان میں کوئی گروہ اگر اعتدال پر ہے ف۱۷۱ اور ان میں

سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

اکثر بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ف۱۷۲ اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمھیں تمہارے رب کی طرف

رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ

سے ف۱۷۳ اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا

النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ

لوگوں سے ف۱۷۴ بیشک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا تم فرمادو اے

ف۱۶۲ وہ جواد کریم ہے۔

ف۱۶۳ اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔

ف۱۶۴ قرآن شریف

ف۱۶۵ یعنی جتنا قرآن پاک اُترتا جائے گا اتنا حسد و عناد بڑھتا جائیگا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے۔

ف۱۶۶ وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور ان کے دل کبھی نہ ملیں گے

ف۱۶۷ اور ان کی مدد نہیں فرماتا وہ ذلیل ہوتے ہیں۔

ف۱۶۸ اس طرح کہ سیدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت و انجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے

ف۱۶۹ یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سیدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔

ف۱۷۰ یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچتا فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔

ف۱۷۱ حد سے تجاوز نہیں کرتا یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

ف۱۷۲ جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔

ف۱۷۳ اور کچھ اندیشہ نہ کرو

ف۱۷۴ یعنی کفار سے جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں سفروں میں شب کو حضور اقدس سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔

ع ١٠ / ١٣ / ٩

الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ

کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو ف۱۷۵ جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف

اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ

تمہارے رب کے پاس سے اُترا ف۱۷۶ اور بے شک اے محبوب وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے

مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًاۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾

پاس سے اُترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی ف۱۷۷ تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى

بیشک وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ف۱۷۸ اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ

ان میں جو کوئی سچے دل سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ان پر نہ کچھ اندیشہ

عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ

ہے اور نہ کچھ غم بیشک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا

اِسْرَآءِیْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ رُسُلًاؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ

ف۱۷۹ اور ان کی طرف رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات

بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْۙ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ

لے کر آیا جو اُن کے نفس کی خواہش نہ تھی ف۱۸۰ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں ف۱۸۱

حَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ

اور اس گمان میں ہیں کہ کوئی سزا نہ ہوگی ف۱۸۲ تو اندھے اور بہرے ہوگئے ف۱۸۳ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول

ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِیْرٌ مِّنْهُمْؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾

کی ف۱۸۴ پھر ان میں بہتیرے اندھے اور بہرے ہوگئے اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَؕ وَ

بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے ف۱۸۵ اور

ف۱۷۵ کسی دین وملت میں نہیں۔

ف۱۷۶ یعنی قرآن پاک ان تمام کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حضور پر ایمان نہ لائیں توریت و انجیل کی اقامت کا دعوی صحیح نہیں ہوسکتا۔

ف۱۷۷ کیونکہ جتنا قرآن پاک نازل ہوتا جائے گا یہ مکابرہ و عناد سے اس کے انکار میں اور شدت کرتے جائیں گے۔

ف۱۷۸ اور دل میں ایمان نہیں رکھتے منافق ہیں۔

ف۱۷۹ توریت میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں۔

ف۱۸۰ اور انھوں نے انبیاء علیہم السلام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو ان میں سے۔

ف۱۸۱ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب میں تو یہود و نصارٰی سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہود کا کام ہے انھوں نے بہت سے انبیاء کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام بھی ہیں۔

ف۱۸۲ اور ایسے شدید جرموں پر بھی عذاب نہ کیا جائیگا۔

ف۱۸۳ حق کے دیکھنے اور سننے سے یہ اُن کے غایت جہل، اور نہایت کفر اور قبولِ حق سے بدرجۂ غایت اعراض کرنے کا بیان ہے۔

ف۱۸۴ جب انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد توبہ کی اس کے بعد دوبارہ۔

ف۱۸۵ نصارٰی کے بہت فرقے ہیں ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے الٰہ جنا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا اور وہ ان کے ساتھ متحد ہوگیا تو عیسیٰ الٰہ ہوگئے۔ تعالی اللہ عن ذٰلک علوًا کبیرًا۔ (خازن)

قَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ

مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ف۱۸۶ اور تمہارا رب بیشک

مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ

جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اُس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ

اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا

ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا

تیسرا ہے ف۱۸۷ اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا ف۱۸۸ اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے ف۱۸۹ تو جو اُن

عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾

میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾

تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے اور اللہ بخشنے والا مہربان

مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ

مسیح بن مریم نہیں مگر ایک رسول ف۱۹۰ اس سے پہلے بہت رسول ہو

الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ

گزرے ف۱۹۱ اور اس کی ماں صدیقہ ہے ف۱۹۲ دونوں کھانا کھاتے تھے ف۱۹۳ دیکھو تو ہم کیسی

نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ قُلْ أَتَعْبُدُونَ

صاف نشانیاں ان کے لیے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے ہوجاتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے

مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ

سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا ف۱۹۴ اور اللہ ہی

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ

سنتا جانتا ہے تم فرماؤ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو

وقف لازم

ف۱۸۶ اور میں اس کا بندہ ہوں الٰہ نہیں۔

ف۱۸۷ یہ قول نصارٰی کے فرقہ مرقوسیہ و نسطوریہ کا ہے اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس سے اُن کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور مریم اور عیسیٰ تینوں الٰہ ہیں اور الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے متکلمین فرماتے ہیں کہ نصارٰی کہتے ہیں کہ باپ بیٹا روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔

ف۱۸۸ نہ اس کا کوئی ثانی نہ ثالث وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے اس کا کوئی شریک نہیں باپ بیٹے بیوی سب سے پاک۔

ف۱۸۹ اور تثلیث کے معتقد رہے توحید اختیار نہ کی۔

ف۱۹۰ ان کو الٰہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے۔

ف۱۹۱ وہ بھی معجزات رکھتے تھے یہ معجزات ان کے صدق نبوت کی دلیل تھے اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی رسول ہیں اُن کے معجزات بھی دلیل نبوت ہیں انھیں رسول ہی ماننا چاہیئے جیسے اور انبیاء علیہم السلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو۔

ف۱۹۲ جو اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں۔

ف۱۹۳ اس میں نصارٰی کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو غذا کھائے جسم رکھے اس جسم میں تحلیل واقع ہو غذا اس کا بدل بنے وہ کیسے الٰہ ہو سکتا ہے۔

ف۱۹۴ یہ ابطال شرک کی ایک اور دلیل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ (مستحق عبادت) وہی ہو سکتا ہے جو نفع و ضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو ان کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے (تفسیر ابو السعود)

ف۱۹۵ یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ہی نہیں مانتے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انھیں معبود ٹھہراتے ہیں ف۱۹۶ یعنی اپنے بددین باپ دادا وغیرہ کی ف۱۹۷ باشندگان ایلہ نے جب حد سے تجاوز کیا اور سنیچر کے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تھا اس کی مخالفت کی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے حق میں بددُعا فرمائی تو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیے گئے اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددُعا کی تو وہ خنزیر اور بندر ہو گئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی (جمل وغیرہ) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہود اپنے آبا پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے ہم انبیاء کی اولاد ہیں اس آیت میں انھیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم السلام نے اُن پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنے والوں پر لعنت کی ف۱۹۸ لعنت۔

الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا

ف۱۹۵ اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو ف۱۹۶ جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا

وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور سیدھی راہ سے بہک گئے لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں

عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ف۱۹۷ یہ ف۱۹۸ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی

يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

کا جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرے کام

يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ

کرتے تھے ف۱۹۹ ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اپنے لیے

لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ف۲۰۰

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ

اور اگر وہ ایمان لاتے ف۲۰۱ اللہ اور ان نبی پر اور اس پر جو ان کی طرف اُترا تو کافروں سے دوستی

اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ

نہ کرتے ف۲۰۲ مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر

عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ

دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی

اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ

دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں ف۲۰۳ یہ اس لیے

بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے ف۲۰۴

ف۱۹۹ مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکر یعنی برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے، ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اوّل تو انھیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے اُٹھنے بیٹھنے میں اُن کے ساتھ شامل ہو گئے ان کے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت اتاری ف۲۰۰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے ف۲۰۱ صدق و اخلاص کے ساتھ بغیر نفاق کے ف۲۰۲ اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی و موالات علامت نفاق ہے ف۲۰۳ اس آیت میں ان کی مدح ہے جو زمانہ اقدس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے شانِ نزول ابتدائے اسلام میں جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے اسماء یہ ہیں حضرت عثمان غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رقیہ رض بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زبیر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت ابو حذیفہ اور ان کی زوجہ حضرت سہلہ بنت سہیل اور حضرت مصعب بن عمیر حضرت ابو سلمہ اور ان کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت امیہ حضرت عثمان بن مظعون حضرت عامر بن ربیعہ اور ان کی بی بی حضرت لیلیٰ بنت ابی خثیمہ حضرت حاطب بن عمرو حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں بحری سفر کر کے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرت اولیٰ کہتے ہیں ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انھوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف لے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجی ان لوگوں نے دربار شاہی میں باریابی حاصل کر کے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے اُن کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپ کو خبر دینے کے لیے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ انھیں ہمارے حوالہ کیجیے نجاشی بادشاہ نے کہا ہم ان لوگوں سے گفتگو کر لیں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب کیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو حضرت جعفر بن ابی طالب رض نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یہ سُن کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر کہا خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور کا ارشاد کلام عیسیٰ علیہ السلام کے بالکل مطابق ہے یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اُتر گئے پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی حضرت جعفر رض نے سورۂ مریم تلاوت کی اس وقت دربار میں نصرانی عالم اور درویش موجود تھے قرآن کریم سُن کر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی رض نے مسلمانوں سے کہا تمہارے لیے میری قلمرو میں کوئی خطرہ نہیں مشرکین مکہ ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی رض کے پاس بہت عزت و آسائش کے ساتھ رہے اور فضل الٰہی سے نجاشی رض کو دولتِ ایمان کا شرف حاصل ہوا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ف۲۰۴ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ علم اور ترک تکبر بہت کام آنے والی چیزیں ہیں اور ان کی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے۔